طبیب المال آفس


بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

| جلد ۵۵/۲۰ | ۴ تبوک ۱۳۴۵ ہش ، ۱۷ جمادی الاول ۱۳۸۶ھ ، ۴ ستمبر ۱۹۶۶ء | نمبر ۲۰۶ |
|---|---|---|


## اخبار احمدیہ

۔ ۰ راولپنڈی ۲ ستمبر بوقت ۸ بجے شب بذریعہ فون حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

۔ ۰ ربوہ ۳ ستمبر۔ حضرت ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کی طبیعت کل بھی بفضلہ تعالیٰ نسبتاً بہتر رہی۔ کل دوپہر اور رات کو بے چینی کی تکلیف نہیں ہوئی۔ آج صبح بھی طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

۔ ۰ ربوہ ۲ ستمبر۔ کل یہاں نماز جمعہ میں مقامی محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے قرآن مجید پڑھنے دوسروں کو پڑھانے اس کا ترجمہ سیکھنے اور دوسروں کو سکھانے سے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک اور اس کی عظیم الشان برکات پر روشنی ڈالی۔ اور اس کے نہایت خوشکن نتائج کو واضح کیا۔ آپ نے اس امر پر بھی روشنی ڈالی کہ اس تحریک کا موصیوں سے خاص تعلق ہے۔ اس ضمن میں آپ نے موصی صاحبان کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلائی نیز نظام وصیت کی اہمیت واضح کرکے اس کی اصل روح کو اپنانے اور اپنی زندگیوں میں انقلاب پیدا کرنے پر خاص زور دیا۔ آپ نے ربوہ کے پریذیڈنٹ صاحبان اور سیکرٹریان وصایا کو ہدایت فرمائی کہ وہ اپنے اپنے محلہ کی مساجد میں اس ہفتہ کے دوران حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تحریر فرمودہ رسالہ "الوصیت" کے درس کا خصوصی انتظام کریں تاکہ نظام وصیت کی اہمیت اور اس کے عملی تقاضے احباب پر کماحقہ واضح ہو سکیں۔

۔ ۰ نصرت گرلز جونیئر ماڈل سکول ربوہ موسمی تعطیلات کے بعد ۷ ستمبر ۱۹۶۶ء بروز بدھ کھلے گا۔ طالبات و معلمات مطلع رہیں۔ (ہیڈ مسٹریس)

## جلسہ یوم دفاع

اہالیان ربوہ کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ ربوہ میں جلسہ یوم دفاع پاکستان مورخہ ۶-۹-۶۶ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں منعقد ہو رہا ہے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ میں شمولیت فرمائیں۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# قرآن شریف تقویٰ ہی کی تعلیم دیتا ہے اور یہی اس کی علّتِ غائی ہے

## انسان تقویٰ اختیار نہ کرے تو اس کی نمازیں بھی بے فائدہ اور دوزخ کی کلید ہو سکتی ہیں

"میں ہمیشہ اسی فکر میں رہتا ہوں اور سوچتا ہوں کہ کوئی ایسی راہ نکلے جس سے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کا اظہار ہو اور لوگوں کو اس پر ایمان پیدا ہو ایسا ایمان جو گناہ سے بچاتا ہے اور نیکیوں کے قریب کرتا ہے۔ میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے مجھ پر لاانتہا فضل اور انعام ہیں ان کی تحدیث مجھ پر فرض ہے پس میں جب کوئی کام کرتا ہوں تو میری غرض اور نیت اللہ تعالیٰ کے جلال کا اظہار ہوتی ہے۔ ایسا ہی آمین کی تقریب پر بھی ہوا ہے۔ یہ لڑکے چونکہ اللہ تعالیٰ کا ایک نشان ہیں اور ہر ایک ان میں سے خدا تعالیٰ کی پیشگوئیوں کا زندہ نمونہ ہے۔ اس لئے میں اللہ تعالیٰ کے ان نشانوں کی قدر کرنی فرض سمجھتا ہوں کیونکہ یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور قرآن کریم کی حقانیت اور خود اللہ تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت ہیں۔ اس وقت جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کی کلام کو پڑھ لیا تو مجھے کہا گیا کہ اس تقریب پر چند دعائیہ شعر جن میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا شکریہ بھی ہو لکھ دوں۔ میں جیسا کہ ابھی کہا ہے اصلاح کی فکر میں رہتا ہوں۔ میں نے اس تقریب کو بہت ہی مبارک سمجھا اور میں نے مناسب جانا کہ اس طرح پر تبلیغ کردوں۔

پس یہ میری نیت اور غرض تھی چنانچہ جب میں نے اس کو شروع کیا اور یہ مصرعہ لکھا ؎

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے

تو دوسرا مصرعہ الہام ہوا ؎

اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

جس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ بھی میرے اس فعل سے راضی ہوا ہے۔ قرآن شریف تقویٰ ہی کی تعلیم دیتا ہے اور یہی اس کی علت غائی ہے۔ اگر انسان تقویٰ اختیار نہ کرے تو اس کی نمازیں بھی بے فائدہ اور دوزخ کی کلید ہو سکتی ہیں۔ چنانچہ اس کی طرف اشارہ کرکے سعدی کہتا ہے ؎

کلید در دوزخ است آں نماز
کہ در چشم مردم گزاری دراز"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۸ تا ۴۹)


مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۴ ستمبر ۱۹۶۶ء

# برکات الدعا

دعا کے متعلق فلسفیانہ دلائل تو اکثر اہل عقل دیتے رہے ہیں۔ چنانچہ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی دعا کے متعلق ایک نہایت اچھا مضمون لکھا ہے۔ جس میں آپ نے منکرین قبولیت دعا کے اعتراضات کے جوابات دیئے ہیں۔ مگر جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں۔ موجودہ تجرباتی اور مشاہداتی سائنسی زمانہ میں ایسے جوابات صرف قیاسی اور نظری سمجھے جاتے ہیں۔ اور منکرین کے لئے زیادہ افادیت نہیں رکھتے۔ اس لئے ضرورت تھا کہ ایسے لوگوں کے لئے جو تجربہ اور مشاہدہ کے بغیر کسی حقیقت کو قبول کرنے کے لئے تیار نہ ہوں انہیں ایسا جواب دیا جائے جس کا وہ انکار نہ کرسکیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سر سید احمد مرحوم کو ایک مضمون لکھا ہے کہ:۔

"اس زمانہ میں جو مذہب اور علم کی نہایت سرگرمی سے لڑائی ہو رہی ہے۔ اس کو دیکھ کر اور علم کے مذہب پر حملے مشاہدہ کر کے بیدل نہیں ہونا چاہیئے کہ اب کیا کریں۔ یقیناً سمجھو کہ اس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہیں بلکہ اب زمانہ اسلام کی روحانی تلوار کا ہے۔ جیسا کہ وہ پہلے کسی وقت اپنی ظاہری طاقت دکھلا چکا ہے۔ یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہوگا اور اسلام فتح پائے گا۔ حال کے علوم جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں۔ کیسے ہی نئے نئے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ چڑھ کر آویں مگر انجام کار ان کے لئے ہزیمت ہے۔ میں شکرِ نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اسلام کی اعلیٰ طاقتوں کا مجھ کو علم دیا گیا ہے۔ جس علم کی رو سے میں کہہ سکتا ہوں کہ اسلام نہ صرف فلسفہ جدیدہ کے حملہ سے اپنے تئیں بچائے گا بلکہ حال کے علوم مخالفہ کو جہالتیں ثابت کر دے گا۔ اسلام کی سلطنت کو ان چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں ہے جو فلسفہ اور طبعی کی طرف سے ہو رہے ہیں۔ اس کے اقبال کے دن نزدیک ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے نشان نمودار ہیں۔ یہ اقبال روحانی ہے اور فتح بھی روحانی۔ تا باطل علم کی مخالفانہ طاقتوں کو اس کی الٰہی طاقت ایسا ضعیف کرے کہ کالعدم کر دیوے۔ میں متعجب ہوں کہ آپ نے کس سے اور کہاں سے سن لیا۔ اور کیونکر سمجھ لیا۔ کہ جو باتیں اس زمانہ کے فلسفہ اور سائنس نے پیدا کی ہیں۔ وہ اسلام پر غالب ہیں۔ حضرت خوب یاد رکھو کہ اس فلسفہ کے پاس تو صرف عقلی استدلال کا ایک ادھورا سا ہتھیار ہے اور اسلام کے پاس یہ بھی کامل طور پر اور دوسرے کئی آسمانی ہتھیار ہیں۔ پھر اسلام کو اس کے حملہ سے کیا خوف۔ پھر نہ معلوم کہ آپ اس قدر اس فلسفہ سے کیوں ڈرتے ہیں اور کیوں اس کے قدموں کے نیچے گرے جاتے ہیں اور کیوں قرآنی آیات کو تاویلات کے شکنجہ پر چڑھا رہے ہیں۔"

(آئینہ کمالات اسلام ص۲۵۴ تا ص۲۵۶)

اس عبارت میں مندرجہ ذیل الفاظ قابل غور ہیں۔

اس فلسفہ کے پاس تو صرف عقلی استدلال کا ایک ادھورا سا ہتھیار ہے اور اسلام کے پاس یہ بھی کامل طور پر اور دوسرے کئی آسمانی ہتھیار ہیں۔ پھر اسلام کو اس کے حملہ سے کیا خوف؟

ان دوسرے آسمانی ہتھیاروں میں سے ایک ہتھیار وہ نشانات جو اللہ تعالیٰ اپنے فرستادگان کو عطا کرتا ہے۔ قرآن کریم میں جہاں جہاں انبیاء علیہم السلام کی صداقت کا ذکر آتا ہے وہاں ان بینات کا ذکر بھی ہوتا ہے جو ان کو دیئے جاتے ہیں۔ یہ نشانات کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ انہی میں معجزات اور پیشگوئیاں بھی شمار ہوتی ہیں اور قبولیت دعا کے واقعات بھی شامل ہیں۔

ایک دہریہ کے لئے یہی نشانات مسکت جواب ہوسکتے ہیں۔ کیونکہ یہ نشانات تجربہ اور مشاہدہ میں آسکتے ہیں۔ مثلاً قبولیت کا معاملہ ہی لے لیجئے۔ جب ایک فرستادہ حق علی الاعلان کہتا ہے کہ میں فلاں دعا کرتا ہوں جو انشاء اللہ قبول ہوجائے گی تو اللہ تعالیٰ اپنے فرستادہ کی مدد کے لئے اس دعا کو قبول فرما کر اپنے فرستادہ کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کر دیتا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دو نہیں دس بیس نہیں سینکڑوں ایسے قبولیت دعا کے نشانات دکھلائے ہیں۔ جن میں کچھ "تذکرہ" میں بیان کئے گئے ہیں۔ بہت سے ایسے نشانات ہیں جو ضبط تحریر میں نہیں آسکے اور دیکھنے والوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں سچی بات تو یہ ہے جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اکثر صحابہ نے بیان کیا ہے۔ کہ ان کے لئے تو ہر روز کئی ایسے نشانات دیکھتے رہے ہیں۔ (باقی)

---

# جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

## مورخہ ۲۶۔۲۷۔۲۸ جنوری ۱۹۶۷ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

چونکہ اس سال رمضان المبارک وسط دسمبر سے شروع ہو رہا ہے اس لئے مجلس مشاورت میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ جلسہ سالانہ وسط جنوری کے بعد ہو۔ اب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال کا جلسہ سالانہ دسمبر کی بجائے انشاء اللہ تعالیٰ ۲۶۔۲۷۔۲۸ جنوری ۱۹۶۷ء بروز جمعرات۔ جمعہ۔ ہفتہ منعقد ہوگا۔ عہدہ داران جماعت تمام افراد جماعت کو تاریخوں کی اس تبدیلی سے مطلع فرمائیں۔

(انچارج ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

مذاکرۂ علمیہ

# حضرت سلیمان علیہ السّلام اور تسخیرِ ریاح

## ایک مکتوب کا جواب

(محترم شیخ عبد القادر صاحب حالی سٹریٹ اسلامیہ پارک لاہور)

### مکتوب

میرے ایک بزرگ اپنے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں:۔

"سورۂ سبا میں حضرت سلیمانؑ کے لئے جو آیا ہے۔ ولسلیمان الریح غدوھا شھر ورواحھا شھر۔ عام طور پر اس کا مفہوم یہی لیا جاتا ہے کہ سلیمانی عہد میں بحری بیڑے ایک دن میں دو ماہ کا سفر طے کرتے تھے۔ اگر پیدل سفر کی ایک منزل ۳۰ میل قرار دی جائے تو دو ماہ کی مسافت ۱۸۰۰ میل ہوگی۔ گویا تقریباً ۲۰۰۰ میل کا سفر ایک دن میں طے ہوتا تھا۔ کیا یہ رفتار ہوا عام قانونِ قدرت کے ماتحت تھی جس کی نظیر اسلامی دور میں بھی ہوتی چاہیئے تھی جبکہ مسلمان حکومتِ سلیمانی کے تمام دیار و امصار کے وارث ہو چکے تھے۔ اور ان کے زمانہ میں بحری بیڑوں کے ذریعہ بحری تجارت اور آمد و رفت عام ہو چکی تھی۔ کیا اس زمانہ میں بھی بادبانی جہازوں کی رفتار ایسی ہوتی تھی یا نہیں۔ میرے خیال میں تو نہیں ہوتی تھی۔ موجودہ زمانہ کی دخانی جہازوں کی رفتار اس سے مستثنیٰ ہے کیونکہ یہ صنعت عہدِ سلیمانی میں ایجاد نہیں ہوئی تھی۔ میرے نزدیک اسکے حل کی ایک صورت یہ ہوسکتی ہے کہ "غدوھا شھر ورواحھا شھر" کا وہ مفہوم نہ لیا جائے جو عام طور پر سمجھا جاتا ہے۔ بلکہ اس میں جہازوں کی آمد و رفت کے نظام الاوقات کی طرف اشارہ ہو جو اس علاقہ کے سمت الریاح کے اصول کو مدنظر رکھ کر قائم کیا ہو۔ چنانچہ مَیں نے سُنا ہے کہ ملکِ شام میں ہواؤں کی رفتار صبح اور شام میں مختلف سمتوں میں ہوا کرتی ہے مثلاً جب صبح کو مشرقی سمت سے ہوا چلتی ہو تو مغربی سمت میں جانے والے جہاز روانہ کئے جاتے ہوں گے اور شام کو مغربی سمت سے چلنے والی ہوا کے وقت مشرقی طرف جانے والے جہاز کا سفر متعین ہوگا اور باقاعدہ یہ جہاز مختلف بندرگاہوں سے ہوتے ہوئے پورے ایک ماہ کے بعد واپس مرکز میں پہنچتے ہوں گے۔ چنانچہ تاریخ بائیبل سے یہ تو پتہ چلتا ہے کہ بعض جہاز سال کے بعد اور بعض تین سال کے بعد واپس آتے۔ اب تحقیق طلب یہ ہے کہ کیا ایک ایک ماہ کے بعد جہازوں کی واپسی کا تاریخ سے کہیں پتہ ملتا ہے۔ اگر اس بارہ میں جدید تحقیق کی تکلیف فرما سکیں تو بہت ہی ممنون اور متشکر ہوں گا۔ والسلام۔ واللہ یؤیدکم بروح القدس۔ اللہ تعالےٰ آپ کی صحت اور عمر میں برکت دے تا دینی خدمات علمی تحقیقات کا سلسلہ لمبے عرصہ تک جاری رہے۔ آمین یارب العالمین"۔

### مکتوب کا جواب

آپ نے تسخیرِ ریاح کے بارہ میں جو نکتہ پیش کیا ہے وہ بہت عمدہ ہے۔ ساحلِ سمندر پر صبح و شام ہوا کا رُخ بدل جاتا ہے۔ صبح نسیمِ بحری چلتی ہے اور شام کو نسیمِ برّی۔ پہلی ہوا کا رُخ سمندر سے خشکی کی طرف اور دوسری کا خشکی سے سمندر کی طرف۔ سمتھ کے جغرافیہ فلسطین میں لکھا ہے کہ ارضِ شام میں ہواؤں کا نظام بہت باقاعدہ ہے۔ فلسطین میں بالخصوص غروبِ آفتاب کے ساتھ ہی ہوا کا رُخ تبدیل ہو جاتا ہے۔ اس لئے قرآنِ حکیم میں صبح و مسا چلنے والی ہواؤں کا ذکر معنی خیز ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کے عصر میں بحر پیمائی میں فونیقی اور جنوبی عرب کے سبائی جہاز ران اپنی مثال آپ تھے۔ بحیرہ روم۔ بحر قلزم اور بحیرہ عرب میں وہی چھائے ہوئے تھے۔ یہ دونوں قومیں حضرت سلیمانؑ کے اتحادیوں میں شامل ہو گئیں۔ ان سے حضرت سلیمانؑ نے ماہریتِ فن حاصل کئے۔ خصوصاً فونیقی جہاز ران قوم نے دیودار کی لکڑی مہیا کی۔ جہاز سازی اور بحریہ کے ماہروں خلیج عقبہ کے کنارے پر حضرت سلیمان نے ایک بندرگاہ تعمیر کرائی جس کا نام عصیون جابر تھا۔ اس بندرگاہ کی خصوصیت یہ تھی کہ سال کا بیشتر حصہ شمال سے تیز ہوائیں چلیں جن کی مدد سے جنوب میں آپ کے جہاز چلا کرتے۔

خلیج عقبہ کے جنوب میں سبائی اور فونیقی جہاز ران معاونت کرتے اس طرح آپ کی تجارت جنوبی عرب مشرقی افریقہ اور خلیج فارس تک وسیع ہو گئی۔ آپ کی ذاتی بحریہ غالباً دو ماہ کے سفر کے قابل تھی باقی کام آپ کے اتحادی سرانجام دیتے بائیبل نے ایک سال یا تین سال کی مدت کا ذکر کیا ہے اس میں سلیمانی، فونیقی اور سبائی جہازوں کی مدت شامل ہے۔ خلیج عقبہ کی وسعت کے پیشِ نظر سلیمانی جہازوں کی مدّت آمد و رفت کے لئے دو ماہ بالکل قرینِ قیاس ہے۔

پھر یہ امر بھی قابلِ غور ہے کہ یہاں یہ ذکر نہیں کہ حضرت سلیمانؑ کے جہاز صبح و شام دو ماہ کے برابر سفر کر لیتے تھے۔ صرف یہ ذکر ہے کہ آپ اُن ہواؤں سے کام لیتے جن کی رفتار ایک ماہ کے سفر کے برابر تھی۔ اگر روزانہ ۳۰ میل مسافت کو معیار بنایا جائے تو ایک ماہ میں ۹۰۰ میل بنتے ہیں۔ ۱۲ گھنٹوں میں ریحِ عاصفہ یہ سفر طے کر لیتی گویا ۷۵ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلنے والی ہوائیں آپ کے لئے مسخّر کی گئیں۔ عہدِ قدیم میں مسافت اور رفتار کی نسبت کے لئے یہی معیار تھا جس کا اظہار کیا گیا ورنہ یہ ذکر نہیں کہ حضرت سلیمانؑ کے جہاز اس رفتار کے حامل تھے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے ہواؤں کی تسخیر کا مفہوم کیا تھا؟ ابھی تک دو تین پہلو سامنے آئے ہیں۔ آئندہ انکشافات سے اور پہلو بھی سامنے آسکتے ہیں:۔

۱۔ وادی عربہ میں شدّومد سے شمالی ہوا چلا کرتی۔ اس کو سُرنگوں میں سے گزار کر اس کے دباؤ سے عظیم بھٹیوں میں تانبا پگھلایا جاتا۔ وادی عربہ میں کچا لوہا اور تانبا بکثرت تھا اور ہے اسرائیل اس علاقہ سے آج بھی یہی کام لے رہا ہے۔ عہدِ سلیمانی کی فونڈریاں آثار سے برآمد ہو چکی ہیں۔ وادی عربہ، نجب اور یردن کے میدان میں آپ نے بھٹیاں بنائیں جن میں ہواؤں کی تسخیر سے عظیم الشان کام لیا گیا۔ قرآن حکیم میں اس کی طرف لطیف اشارہ ہے۔ ایک ماہ کے سفر کے برابر چلنے والی ہواؤں کے ذکر کے بعد "عین القطر" کا ذکر بہت معنی خیز ہے۔ اس میں یہ بتایا گیا کہ ہواؤں کی تسخیر کا ایک نتیجہ "عین القطر" ہے جو کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے بہایا گیا۔

۲۔ سورۂ انبیاء میں اس ریحِ عاصفہ کی تسخیر کا ذکر ہے جو کہ ارضِ مقدس کی طرف چلا کرتی۔ اس ہوا کی مدد سے شام و فلسطین کی بندرگاہوں میں جہاز رانی ہوتی تھی۔ لبنان میں تیس ہزار بنی اسرائیل شب و روز دیودار کی لکڑی کاٹنے پر مامور تھے۔ ندیوں کے ذریعہ یہ لکڑی بندرگاہ میں پہنچ جاتی وہاں سے ہواؤں کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی بحری رَوؤں کے ذریعہ یافہ آتی وہاں سے یروشلم اور دوسرے مقامات کی تعمیرات میں خرچ ہوتی۔ اسی لکڑی سے جہاز بنائے گئے۔ ہیکل سلیمانی، محل سلیمانی، دوسری عمارات میں استعمال ہوتی۔ بحیرہ روم میں فونیقی حضرت سلیمان کے لئے جہاز رانی کرتے تھے۔ یوں سمجھئے یہ لوگ نیم رعایا تھے۔

۳۔ سورۂ صٓ میں ایسی سبک ہوا کا ذکر ہے جنہیں تجارتی یا مُنقلب تجارتی ہوائیں کہتے ہیں۔ یہ ہوائیں جہازوں کو کشاں کشاں ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتی ہیں۔ لمبے سمندری سفر میں ان ہواؤں سے مدد لی جاتی ہے۔ بحری سفر میں یہ ہوائیں نعمتِ غیر مترقبہ ہیں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے ہواؤں کی تسخیر کا بالخصوص ذکر اس لئے کیا گیا کہ وہ قومیں جو کہ جہاز رانی میں یکتا ماہر اور مشہورِ عالم تھیں اور سمندری ہواؤں میں پل کر جوان ہوئیں (فونیقی، ترشیشی، سبائی) آپ کے تابع فرمان ہو گئیں۔ انکی فنی مدد اور مہیا کردہ میٹیریل کی وجہ سے اسرائیل پہلی دفعہ سمندر کی پنہائیوں کو ماپنے لگا۔ گویا مغرب و مشرق کے سمندر پر آپ کو بڑی حد تک غلبہ حاصل ہو گیا ورنہ عام حالات میں تو یہ ہوائیں سب کی خادم ہیں۔

# قرآنِ مجید ناظرہ و ترجمہ کی سکیم اور لجنات اماء اللہ کا فرض

(حضرت سیّدہ اُمِّ متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

جماعت میں قرآن مجید کی تعلیم کو عام کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ سے توفیق پاکر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے جماعت کے سامنے یہ سکیم پیش فرمائی کہ جماعت کا کوئی مرد اور عورت ایسا نہیں ہونا چاہیئے جس نے ناظرہ قرآن مجید نہ پڑھا ہؤا ہو اور جسنے ناظرہ پڑھا ہؤا ہے اسے چاہیئے کہ قرآن مجید کا ترجمہ سیکھے۔ آپ نے بار بار اسی مضمون کے خطبے دیئے ہیں تا جماعت کے مرد اور عورتیں اس طرف توجہ کریں۔

اسی غرض کے لئے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے فارم چھپوا کر تمام لجنات کو بھجوائے تھے جس سے جائزہ لیا جاسکے کہ ہر جگہ کی احمدی مستورات میں سے کتنی ناظرہ قرآن مجید جانتی ہیں، اور کتنی با ترجمہ اور تا اس کے مطابق تعلیم کا انتظام کیا جاسکے۔ ابھی تک حالانکہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی اس سکیم پر چھ ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے صرف ۲۷ لجنات کی طرف سے فارم پُر ہو کر واپس آئے ہیں۔ یہ ہمارے لئے نہایت ہی خوشی اور مسرت کا مقام ہے کہ اپنے ایک گزشتہ خطبہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے عورتوں کے کام پر خوشی کا اظہار فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں:-

"آپ دوست یہ سُنکر خوش ہوں گے کہ بہت سے مقامات پر مردوں کی نسبت ہماری احمدی بہنیں قرآن کریم ناظرہ زیادہ جاننے والی ہیں ایک تو ہمیں شرم اور غیرت آنی چاہیئے۔ دوسرے ہمیں خدا تعالےٰ کا شکر بھی بجا لانا چاہیئے کیونکہ جس گھر کی عورت قرآن کریم جانتی ہوگی اس کے متعلق ہم امید کرسکتے ہیں کہ اس گھر کے بچے اچھی تربیت حاصل کرسکیں گے۔"

(خطبہ جمعہ ۵ اگست ۱۹۶۶ء)

ہمارے امام ایدہ اللہ تعالےٰ نے احمدی مستورات کے متعلق بے شک مسرت کا اظہار فرمایا ہے لیکن حقیقی خوشی اور مسرت کا ہمارے لئے وہ دن ہوگا جس دن حضور ایدہ اللہ تعالےٰ یہ اعلان فرمائیں گے کہ ایک عورت بھی ایسی نہیں جو ناظرہ نہ جانتی ہو۔

پس میں تمام لجنات کو پھر توجہ دلاتی ہوں کہ جس کی طرف سے فارم پُر ہو کر نہیں آئے وہ جلد از جلد فارم پُر کرکے بھجوائیں تاکہ ان کو کام کے متعلق ہدایات دی جاتی رہیں۔ اور وہ لجنات جنہوں نے فارم تو پُر کرکے بھجوا دئے ہیں اپنے کام کی باقاعدگی سے رپورٹ بھجواتی رہیں کہ وہ ناظرہ اور ترجمہ قرآن مجید پڑھانے کا کیا کام کر رہی ہیں۔ احمدیہ جماعت کے قیام کی وجہ بھی یہی ہے تا قرآن کی حکومت دنیا میں قائم ہو۔ اسی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام جماعت کو توجہ دلاتے رہے اور اسی طرف آپؑ کے خلفاء جماعت کو توجہ دلاتے رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"بڑا بے ایمان ہے وہ شخص جو قرآن کریم کی طرف التفات نہ کرے اور دوسری کتابوں پر ہی رات دن جھکا رہے۔ ہماری جماعت کو چاہیئے کہ قرآنِ کریم کے شغل اور تدبّر میں جان و دل سے مصروف ہوجائیں۔"

(ملفوظات جلد ۳ صہ ۱۲۲)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء کے موقع پر عورتوں میں تقریر کرتے ہوئے عورتوں سے دریافت فرمایا تھا کہ جو عورتیں ترجمہ قرآنِ مجید جانتی ہیں وہ کھڑی ہوجائیں۔ اس تعداد کو دیکھ کر حضورؓ نے فرمایا تھا:-

"بہت خوشکن بات ہے کہ میرے اندازہ سے بہت زیادہ عورتیں کھڑی ہیں الحمد للہ اب بیٹھ جاؤ میرے لئے یہ خوشی عید کی خوشی سے بھی زیادہ ہے۔ میرا اندازہ تھا کہ جتنی عورتیں کھڑی ہوئی ہیں اس کے دسویں حصہ سے بھی کم عورتیں ہوں گی جو قرآن مجید کا ترجمہ جانتی ہوں مگر خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ میرے اندازہ سے بہت زیادہ عورتیں کھڑی ہوئی ہیں مگر میرے لئے یہ تسلّی کا موجب نہیں میرے لئے تسلّی کا موجب تو یہ بات ہوگی جب تم میں سے ہر ایک عورت قرآن مجید کا ترجمہ جانتی ہوگی۔"

پس تمام لجنات اور احمدی مستورات کا فرض ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان کی تعمیل کریں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی رُوح کو خوشی پہنچانے کا باعث بنیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشادات کی تعمیل کریں۔ تمام لجنات اس امر کو یاد رکھیں کہ ان کی سالانہ رپورٹوں پر نمبر لگاتے ہوئے اس امر کو مدِ نظر رکھا جائے گا کہ انہوں نے ناظرہ اور ترجمہ قرآنِ مجید پڑھانے کیلئے کیا کیا۔

خاکسار

مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

---

# تحریکِ جدید کے ذریعہ تمدّنِ اسلامی کا قیام

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:-

"تحریکِ جدید کے دوسرے دَور کی تحریک سے میری غرض یہی ہے کہ دُنیا میں اسلامی تعلیم کو قائم کریں۔ اسلامی تعلیم اس وقت مٹی ہوئی ہے اور ہم یہ کہہ کر اپنے دل کو خوش کرلیتے ہیں کہ اِس کا قیام حکومت سے تعلق رکھتا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ حکومت کے ساتھ تعلق رکھنے والی باتیں بہت تھوڑی ہیں اور ان کا دائرہ بہت ہی محدود ہے۔ باقی زیادہ تر ایسی ہیں کہ ہم حکومت کے بغیر بھی ان کو رائج کرسکتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی محبت اسکی توحید اور عرفان کی خواہش دل میں رکھنا اور اس کے لئے جدوجہد کرنا صفاتِ الٰہیہ کو اپنے اندر پیدا کرنا اور پھر ان کو دنیا میں رائج کرنا قربِ الٰہی کے حصول کی کوشش کرنا امانت۔ دیانت۔ راستبازی وغیرہ سینکڑوں باتیں ہیں جن کا حکومت سے واسطہ نہیں۔ خدا تعالےٰ نے ہمیں ایسی حکومت کے ماتحت رکھا ہے کہ ہمارے لئے یہ موقعہ ہے کہ حکومت سے ٹکراؤ کے بغیر اسلامی تعلیم کو جاری کرسکیں اور پھر نظام کے ذریعہ اسے طاقت دے سکیں۔ پس دوستوں کو چاہیئے کہ ان حالات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ اسلامی تعلیم کو قائم کرنے کی کوشش کریں۔"

(خطبہ جمعہ ۱۴ جنوری ۱۹۳۸ء)

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

---

## خدّام الاحمدیّہ کا چوبیسواں ۲۴
# سالانہ اجتماع

خدا تعالےٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ کا چوبیسواں سالانہ اجتماع قریب آرہا ہے۔ سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی منظوری کے مطابق یہ اجتماع امسال ۲۱-۲۲-۲۳ اخاء/اکتوبر کو اپنی سابقہ روایات کے ساتھ ربوہ میں منعقد ہوگا۔ مفصّل پروگرام تو بعد میں شائع ہوگا۔ بعض ضروری امور کے بارہ میں چھوٹے چھوٹے اعلان الفضل میں شائع ہو رہے ہیں جن کی طرف مجالس اور خدام کو ابھی سے پوری توجہ کرنی چاہیئے۔ جن امور کے بارہ میں مرکز کی طرف سے معین تاریخوں میں اطلاع بھجوانے کے لئے کہا گیا ہے ان کی بروقت اطلاع آنی ضروری ہے۔

خدام کو ابھی سے اپنے اجتماع میں شامل ہونے کی تیاری کرنی چاہیئے۔ ہر مجلس سے اس کے اراکین کی تعداد پر ہر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ آسکتا ہے اور آنا چاہیئے۔ جو اراکین خود شوق سے آنا چاہیں ان کے لئے تعداد کی کوئی پابندی نہیں۔ ہر خادم کو اپنے اجتماع میں ضرور شامل ہونا چاہیئے۔

(منتظم اشاعت سالانہ اجتماع)

---

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے

# مجلس خدام الاحمدیہ سیالکوٹ کی دوسری سالانہ تربیتی کلاس

## مختصر روداد

مورخہ ۱۹-۶-۶۶ بعد نماز جمعہ مجلس خدام الاحمدیہ شہر سیالکوٹ کی دوسری سالانہ تربیتی کلاس کا افتتاح عمل میں آیا۔ اجلاس کی صدارت محترم سید احمد علی شاہ صاحب امیر جماعت شہر سیالکوٹ نے کی۔ تلاوت قرآن کریم۔ عہد۔ نظم کے بعد قریشی منظہر احمد صاحب قائد مجلس شہر سیالکوٹ نے تربیتی کلاس کی غرض و غایت اور پروگرام پر روشنی ڈالی اور خدام و احباب جماعت سے اسے کامیاب بنانے کی درخواست کی۔

اس کے بعد مکرم پروفیسر رفیق احمد صاحب ثاقب مہتمم اطفال نے تربیتی کلاس کا افتتاح محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے پیغام کے ساتھ کیا۔ اور خدام سے خطاب کرتے ہوئے انہیں ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ محترم امیر صاحب نے خدام سے خطاب فرمایا اور دعا کے بعد افتتاحی تقریب اختتام پذیر ہوگئی۔

اس کے بعد تربیتی کلاس کا باقاعدہ پروگرام شروع ہوا جس کی ابتداء حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کی ایک ایمان افروز ٹیپ کردہ تقریر سے ہوئی۔

### دوسرا اجلاس

اسی روز بعد نماز مغرب دوسرا اجلاس زیر صدارت مکرم قریشی منظہر احمد صاحب قائد مجلس شروع ہوا۔ تلاوت قرآن اور نظم کے بعد محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال نے "تحریک جدید کے پس منظر" پر مبسوط تقریر فرمائی اور تحریک جدید کی غرض و غایت اور ان مشکلات کا خاص طور پر ذکر کیا جو جماعت کو اُس وقت درپیش تھیں اس کے بعد تحریک جدید کے ذریعہ ممالک بیرون میں اشاعت اسلام کے متعلقہ مناظر بذریعہ سلائیڈز پیش کئے جسے حاضرین اجلاس نے بہت پسند کیا۔ اس کے بعد دعا ہوئی اور کلاس کا دوسرا اجلاس ختم ہوگیا۔

### دوسرا پروگرام

مورخہ ۲۰-۶-۶۶ تمام خدام نے صبح ۳½ بجے محترم سید احمد علی شاہ صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اقتداء میں نماز تہجد ادا کی۔ نماز فجر کے بعد قرآن کریم کا درس ہوا۔ جس کے بعد خدام کو انفرادی طور پر قرآن پڑھنے۔ ورزش اور ناشتہ کرنے کے لئے تیاری کا موقع دیا گیا۔ تمام خدام نے مل کر ناشتہ کیا اور سات بجے صبح کلاس شروع ہوگئی جس کی ابتداء تلاوت قرآن کریم سے کی گئی۔

سب سے پہلے سید احمد علی شاہ صاحب نے قرآن کریم کے پارہ دوم کا درس دیا پھر مکرم محمد اشرف صاحب مربی سلسلہ سمبڑیال نے حدیث کا درس دیا۔ جس میں حدیث کی اقسام اور اہمیت بیان کی۔ اسکے بعد فقہ موازنہ مذاہب اور مسائل احمدیت پڑھائے گئے۔ اس طرح یہ پروگرام ۱۲ بجے تک جاری رہا۔ جس کے خدام نے اپنی کاپیوں میں باقاعدہ نوٹ لئے۔

۱۲ بجے سے ۳-۴۰ بجے خدام کو ذاتی مطالعہ کا وقت دیا گیا۔ نماز عصر کے بعد ایک اجلاس عام زیر صدارت ناصر احمد صاحب بابل ناظم تجنید ہوا جس میں بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ نے حقوق والدین پر تقریر فرمائی۔ اور خواجہ ظفر احمد صاحب قائد ضلع سیالکوٹ نے تنظیم کی برکات کے موضوع پر تقریر کی۔

بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ تیسرا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مکرم قریشی محمود احمد صاحب نے "عباد الرحمٰن مومن" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ قریشی صاحب موصوف نے "عباد الرحمٰن مومن" کے اوصاف قرآن کریم کی آیات سے بیان کئے جن کو حاضرین نے بہت سراہا۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ کلاس کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔

(منتظم اشاعت تربیتی کلاس
مجلس خدام الاحمدیہ سیالکوٹ)

# مجالس خدام الاحمدیہ ضلع راولپنڈی کی تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع راولپنڈی کے زیر اہتمام سہ روزہ تربیتی کلاس ۱۲، ۱۳ اور ۱۴ اگست کو راولپنڈی میں منعقد ہوئی۔ کلاس کا افتتاح صدر مجلس صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے کیا۔ بحیثیت مجموعی خدا تعالیٰ کے فضل سے پروگرام بڑا کامیاب رہا۔ جس میں ضلع بھر کی مختلف مجالس سے خدام نے شرکت کی اور صدر مجلس کے علاوہ سلسلہ کے دوسرے علماء کی ایمان افروز تقاریر سنیں۔

تربیتی کلاس کا تین روزہ پروگرام قرآن کریم اور احادیث کے درس اور اہم موضوعات پر تقاریر پر مشتمل تھا۔ آخری روز صبح کے اجلاس میں "حضرت مصلح موعودؓ میری نظر میں" کے عنوان پر مقالہ جات بھی پڑھے گئے۔ جن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ کے اعلیٰ دینی، دنیاوی اور روحانی مقام پر روشنی ڈالی گئی۔ اس پروگرام میں زیادہ تر وہی خادم شامل تھے جن کو کسی نہ کسی وقت حضرت مصلح موعودؓ کا قرب حاصل رہا۔

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے راولپنڈی میں اپنے قیام کے دوران تین موقعوں پر کلاس میں شرکت خدام سے خطاب کیا اور خدام الاحمدیہ کو ان کے ان کے فرائض یاد دلاتے ہوئے قیمتی نصائح سے نوازا۔ (ناظم اشاعت تربیتی کلاس راولپنڈی)

### درخواست دعا

میرے والد صاحب کچھ عرصہ سے بیمار ہیں اور اب بخار آتا ہے نیز میں بھی بعض پریشانیوں میں مبتلا ہوں احباب صحت اور پریشانیوں کی دوری کے لئے دعا فرمادیں۔ (شیخ کرامت فاروق انڈیا بھوپال)

# صوفی غلام حسن خانصاحب کا ذکر خیر

[redacted]

آپ کا نام غلام حسن خان تھا بچپن سے ہی صفائی باطن کی وجہ سے صوفی مشہور ہوگئے۔ والد کا نام "محمد مسلم خان" تھا جو کہ ایک مخلص احمدی بزرگ تھے۔ گویا احمدیت کی نعمتِ عظمیٰ آپ کو ورثہ میں ملی تھی۔ آپ کلاچی خاندان سے تعلق رکھتے تھے جو ابتدائی زمانہ میں "ناڑی دیلا" ضلع ہزارہ ڈیرہ اسمٰعیل خان میں سکونت پذیر تھا۔ آپ کے دادا کا نام بھی حسن خان تھا جو یتیمی کی حالت میں ناڑی درمیانی تحصیل تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازیخان آگئے لیکن ناساعد حالات نے انہیں چین سے نہ بیٹھنے دیا۔ تمن بٹی قیصرانی میں اُن دنوں گردی شروع ہوگئی جو "کوڈا خاں کا بلوہ" کے نام سے موسوم ہے۔ یہ نہایت افراتفری کا زمانہ تھا اور عوام کا امن و چین خطرے میں پڑ گیا تھا۔ ان حالات کے پیش نظر آپ کے دادا صاحب موصوف نے ناڑی درمیانی کو خیرباد کہا اور نقل مکانی کرکے کوٹ قیصرانی تحصیل تونسہ ضلع ڈیرہ غازیخان تشریف لائے۔ تمندار کوٹ قیصرانی سردار فضل علی خاں قیصرانی مرحوم ان کے ساتھ نہایت عزت و احترام سے پیش آئے اور انہیں اپنا مختار کار بنالیا۔ موصوف نے اپنی خداداد ذہانت اور جرأت سے کام لے کر کوڈا خاں کے اقتدار کا خاتمہ

کردیا اور سردار صاحب موصوف کی تمنداری کو مستحکم کردیا۔ سردار صاحب موصوف نے خوش ہوکر آپ کے دادا صاحب کے چشم و چراغ یعنی آپ کے والد بزرگوار محمد مسلم خان کی شادی اپنے خاندان میں کرادی۔ اس طرح سے سرداری خاندان سے آپ کے تعلقات روز بروز استوار ہوتے گئے۔ آپ تو اپنے اور بیگانے آپ کے خلق اور سردار صاحب سے تعلق کی وجہ سے آپ کی بہت عزت کرتے تھے۔ آپ کے دادا صاحب نے آبائی زمین فروخت کرکے کوٹ قیصرانی میں مستقل رہائش اختیار کرلی۔ آپ کے دادا صاحب کی وفات کے بعد آپ کے والد ماجد بدستور مختار کار کے عہدہ پر فائز رہے۔ لیکن تھوڑا عرصہ بعد حالات دگرگوں ہوگئے۔ سردار فضل علی خاں قیصرانی تمندار کی وفات سے قبل ہی اُس کے جائز وارث سردار امام بخش خاں قیصرانی کو حق تمنداری سے محروم کرکے ضلع بدر کردیا گیا۔ اور سردار محمود خان قیصرانی زبردستی ولی عہد تمندار بن گئے۔ یہ دیکھکر آپ کے والد محترم نے مختار کار کے عہدہ سے استعفیٰ دے دیا۔ ایام جلاوطنی میں سردار امام بخش خاں صاحب موصوف حضرت مسیح الموعود علیہ السلام کی خدمت میں پہنچکر آپ کے دعویٰ پر ایمان لائے۔ اور تازہ بتازہ خارق عادت نشانات دیکھکر جب اپنے وطن مالوف واپس آئے تو احمدیت کا بہت چرچا ہوا سردار امام بخش خانصاحب اپنے جائز عہدہ تمنداری پر فائز المرام ہوگئے۔ یہ ایک زبردست نشان تھا جس سے لوگ متاثر ہوتے۔ اور اس دوران کوٹ قیصرانی۔ بستی بزدار اور بستی مندرانی میں چھوٹی چھوٹی احمدیہ جماعتیں قائم ہوگئیں۔ جب آپ کے والد صاحب موصوف کے پاس پیغام حق پہنچا تو انہوں نے بلا حیل و حجت بیعت کرلی آپ کے والد کے دو بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔ آپ کے بڑے بھائی صاحب حبیب اللہ خان بھی ایک مخلص احمدی اور پابند صوم صلوٰۃ تھے — آپ ۱۹۰۷ء میں بمقام کوٹ قیصرانی پیدا ہوئے۔ گورنمنٹ ہائی سکول تونسہ شریف سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ محکمہ ڈاک خانہ میں ملازمت ملی اور آپ ریلوے میل سارٹر کے عہدہ پر کام کرنے لگے انتھک محنت سے کام لیتے تھے۔ اس کے علاوہ جماعتی خدمت سیکرٹری مال کی حیثیت سے آخری دم نبھاتے رہے۔ ۱۳ جولائی ۱۹۶۶ء کو آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے پسماندگان ایک بیوی۔ ایک لڑکا چھوڑا کیا ل نو نواسے اور نبیرہ نو میاں چھوڑے ہیں احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خداوند تعالیٰ مرحوم و مغفور کو جنت الفردوس اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل دے مرحوم کے نقش

# نظارت تعلیم کے اعلانات

## داخلہ ایم۔ بی۔ بی ایس کلاس مختلف کالجز (۱۹۶۶)

ایم۔ بی۔ بی۔ ایس فرسٹ ایئر میں داخلے کے لئے (مختلف کالجوں) مجوزہ فارم پر درخواستیں بنام ایڈمنسٹریٹر کالج متعلقہ (یعنی جس کالج کے حلقہ میں امیدوار کی رہائش ہے) ان ہدایات کے اجراء کے پندرہ دن کے اندر پہنچنی ضروری ہیں۔ یا ایف۔ ایس سی میڈیکل کے نتیجے کے اعلان کی تاریخ سے ۱۵ دن تک۔

خیبر میڈیکل کالج اور فاطمہ جناح میڈیکل کالج میں داخلہ کے لئے متعلقہ پرنسپل صاحبان کو ان کی مقررہ تاریخ تک درخواست دینا ضروری ہے۔ (پ۔ ٹ ۹/۲۶ ۶۶)

## نیشنل کالج آف آرٹس لاہور

ذیل کے کورسز کے لئے مجوزہ فارم پر درخواست ۱۹ ستمبر ۶۶ء تک (۱) ڈپلومہ ان کورس عرصہ ٹریننگ ۴ سال (۲) ڈپلومہ ان انڈسٹریل ڈیزائن۔ عرصہ ۴ سال (۳) ڈپلومہ ان آرکی ٹیکچرل اسسٹنٹ کورس عرصہ ۳ سال (۴) ایوننگ کلاس سرٹیفکیٹ کورس ان ڈرائنگ اینڈ پینٹنگ عرصہ دو سال۔ کم از کم قابلیت برائے داخلہ سیکنڈ ڈویژن میٹرک (ڈرائنگ کے ساتھ) ایف۔ اے۔ ایف ایس سی نان میڈیکل کو ترجیح۔ جن کا ایف۔ اے کا نتیجہ نہیں نکلا۔ وہ درخواست دے سکتے ہیں۔ ۹/۱ ۶۶ کو عمر ۱۶ سال سے کم نہ ہو۔ مکمل درخواست وصولی کی آخری تاریخ ۹/۱۹ ۶۶۔ ٹسٹ برائے داخلہ ذیل کی تاریخوں پر۔ امیدوار ڈرائنگ بورڈ پیپر دیگر کاغذات پن۔ پنسل۔ ربڑ وغیرہ — ٹسٹ ڈپلومہ کورسز۔ ڈے کلاس

۱۔ انگریزی ۲۲-۹-۶۶ - ۸ بجے صبح }
۲۔ ریاضی " - ۱۱ بجے صبح } آرکی ٹیکچرل کورس کے لئے۔
۳۔ ڈرائنگ ۲۳-۹-۶۶ - ۸ بجے صبح - انٹرویو ۹/۲۴ ۶۶ - ۸ بجے صبح

### ایوننگ کلاس

ڈرائنگ ۹/۲۶ ۶۶ - ۸ بجے صبح۔ پراسپکٹس اور فارم درخواست۔ کالج کے دفتر سے ۷۶ اور پیسہ ادا کر کے بذریعہ ڈاک مزید ۶۳ پیسے دے کر یا کل ۲۵ ء ۲ روپے (پ۔ ٹ ۸/۲۶ ۶۶)

## ٹریننگ فار لیبٹ انسٹی ٹیوٹ پشاور

انتخاب سٹائپنڈری پروبیشنرس فارلیٹ رینجرس کورس ۶۷-۱۹۶۶ء پانچ اسامیاں وظیفہ دوران ٹریننگ -/۷۵ ماہوار۔ تنخواہ ۲۷۵ - ۱۵/۳۲۰ - ۲۰ - ۵۰۰
شرائط: سکونت لاہور، سرگودہ۔ راولپنڈی ڈویژن۔ انٹرمیڈیٹ سیکنڈ ڈویژن ریاضی۔ فزکس۔ کیمسٹری۔ باٹنی۔ زوآلوجی میں سے دو یا زائد مضامین
عمر ۶۶/۱/۱ کو ۱۸ تا ۲۳۔
درخواستیں ۹/۸ ۶۶ تک۔ فارم درخواست دفتر چیف کنزرویٹر آف فارسٹس لاہور ریجن لاہور۔ ۱۷ ڈیورنڈ روڈ لاہور سے (پ۔ ٹ ۸/۳ ۶۶)

## توسیع میعاد داخلہ انجینئرنگ سکول رسول

سہ سالہ ڈپلومہ کورس ٹیکنالوجی (اوورسیر کورس) کے لئے درخواستیں ۹/۳ ۶۶ تک (پ۔ ٹ ۸/۳۱ ۶۶)

## داخلہ ماڈل ٹیننگ اینڈ فٹ ویر سینٹر گوجرانوالہ

کورسز (۱) ڈپلومہ ان لیدر ٹیکنالوجی۔ سہ سالہ کورس۔ شرط داخلہ میٹرک ایف۔ ایس سی کو ترجیح
۲۔ سرٹیفکیٹ از لیدر مینوفیکچر۔ دو سالہ کورس۔ شرط میٹرک تک تعلیم
۳۔ " فٹ ویر یا لیدر گڈس مینوفیکچر یک سالہ کورس۔ شرط داخلہ خواندگی
درخواستیں مجوزہ فارم میں ۹/۱۰ ۶۶ تک بنام پرنسپل ویسٹ پاکستان سمال انڈسٹریز کارپوریشن۔ ماڈل ٹیننگ اینڈ فٹ ویر سینٹر گوجرانوالہ۔ مستحقین کے لئے وظائف ہوسٹل موجود (پ۔ ٹ ۸/۲ ۶۶)

(ناظر تعلیم)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا چٹ نمبر کا حوالہ اور پتہ خوشخط لکھا کریں۔

---

# لجنات اماء اللہ کے لئے ضروری اعلان

اب تمام لجنات سالانہ رپورٹیں لکھنے اور بھجوانے کی تیاری کر رہی ہوں گی۔ لجنات اپنی رپورٹوں میں شعبہ اصلاح و ارشاد کے کام کے سلسلہ میں ان باتوں کو خاص طور پر ملحوظ رکھیں۔

(۱) اصلاح و ارشاد کا چندہ کتنا بھجوایا گیا (۲) کتنی غیر از جماعت مستورات کے نام الفضل۔ مصباح۔ الفرقان وغیرہ جاری کروائے گئے۔ اور اس سے کیا نتیجہ برآمد ہوا (۳) کتنا لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

۴۔ دوران سال ایک تبلیغی جلسہ منعقد کرنا لازمی تھا۔ جس کے لئے اپریل کا مہینہ مقرر کیا گیا تھا۔ کیا آپ کی لجنہ نے وہ جلسہ منعقد کیا یا نہیں؟

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد۔ لجنہ مرکزیہ)

---

## حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"فوری ضرورتوں پر کام آنے والے روپے کے سوا تمام روپیہ جو بینکوں میں دوستوں کا جمع ہے وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہیئے۔"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

---

## تقریب رخصتانہ

میری لڑکی عزیزہ حمیدہ طیبہ کی تقریب رخصتانہ ۲۸ اگست بروز اتوار کو ہوئی۔ عزیزہ کا نکاح عزیزم چوہدری عبدالرب خانصاحب بی اے۔ بی۔ ایڈ ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ پسر مکرم چوہدری عبدالمنان خانصاحب صحابی کے ہمراہ ۲۹ دسمبر ۱۹۶۳ء کو مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نے مسجد نصرت میں پڑھا تھا۔ برات ۲۷ اگست کو چک ۹۷ ج ب نزد شورکوٹ روڈ سے بذریعہ بس آئی۔ ۲۸ اگست بعد نماز فجر میرے مکان پر تقریب دعا کا آغاز محترم حافظ محمد رمضان صاحب نے تلاوت قرآن مجید سے کیا۔ حافظ عبدالسمیع صاحب نے درثمین سے چند دعائیہ اشعار سنائے۔ بعد ازاں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے جملہ احباب سمیت اجتماعی دعا کرائی۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دین کی بہتری اور استقامت کا موجب بنائے۔ آمین!

(خاکسار عبدالمومن کاٹھگڑھی دارالرحمت شرقی ربوہ)

---

## دعائے نعم البدل

خاکسار کا نواسہ مجیب الرحمن ملتانی چھاؤنی میں مورخہ ۸/۲۵ ۶۶ بروز جمعرات قبل از دوپہر فوت ہوگیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ بچہ شیخ محمد خورشید کا اکلوتا بیٹا تھا۔ احباب کرام نعم البدل کے لئے دعا فرما دیں۔ خاکسار (شیخ عبدالرحمن ریٹائرڈ [illegible])

## دعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ محترمہ بعمر ۷۰ سال ایک لمبی علالت کے بعد کل مورخہ ۲۷ اگست بوقت ۴ بجے شام انتقال ہوگیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے

خاکسار ماسٹر محمد عمر انور
مکان ۹۱ بلاک ۲
سرگودھا

## ضروری اعلان

اگست ۱۹۶۶ء کے بل ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دئے گئے ہیں۔ براہ مہربانی جملہ ایجنٹ صاحبان اپنے بلوں کی رقم ۱۰ ستمبر تک ضرور بھجوا دیں ورنہ دفتر ھذا مجبوراً ایجنٹوں کی ترسیل روک دے گا (مینیجر الفضل)


## ربوہ میں حیرت انگیز تبدیلی

گولبازار قریشی مارکیٹ میں (مومن کلاتھ ہاؤس) سے ہر قسم کا سوتی ریشمی و گرم کپڑا مناسب اور بارعایت نرخوں پر خرید فرمائیں اہل ربوہ کی سہولت کے پیش نظر دکان میں حیرت انگیز تبدیلی اور توسیع کر دی گئی ہے۔ ہمارا نصب العین دیانتداری

پروپرائٹرز خواجہ عبدالمومن پسر محمد افضل شاہ گولبازار ربوہ

# وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز و صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے

۳- وصیت کنندگان - سیکرٹری صاحبان مال - اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ)

## مسل ۱۸۳۹۲:-

میں حمیدہ بیگم زوجہ بابو عبدالرحمٰن قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن موڑ کھنڈا ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۳/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے اس کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں۔

ا- حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپے بذمہ خاوند ہے

۲- زیورات حسب ذیل ہے:-

طلائی مُکھر وزنی ایک تولہ مالیتی ...۔ ۱۲۶ روپے

انگوٹھی طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی ..۔ ۱۲۲ روپے

ہار طلائی ۲ دو تولہ مالیتی ..۔ ۲۵۲ روپے

کل قیمت ...۔ ۵۰۰ روپے

میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔

نشان انگوٹھا۔ حمیدہ بیگم زوجہ عبدالرحمٰن موڑ کھنڈا ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد :- عبدالرحمٰن بقلم خود خاوند موصیہ۔

گواہ شد :- سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا حال موڑ کھنڈا - ضلع شیخوپورہ

## مسل ۱۸۳۹۳:-

میں نصیر احمد ولد ڈاکٹر نذیر احمد قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۱۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ننکانہ صاحب ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۳/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۱۸۰/- روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج کی تاریخ سے منظور فرمائی جائے

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد :- نصیر احمد معرفت ڈاکٹر نذیر احمد دارڈ نمبر ۶ سنگوبل بلڈنگ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ

گواہ شد :- اللہ داد خان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ

گواہ شد :- سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا ننکانہ صاحب - ضلع شیخوپورہ۔

## مسل ۱۸۳۹۴:-

میں فضل احمد دقف ولد غلام محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ننکانہ صاحب ڈاکخانہ ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۵۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج کی تاریخ سے منظور فرمائی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد فضل احمد دقف ولد غلام محمد کوچہ احمدیہ - ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ

گواہ شد :- اللہ داد خان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب - ضلع شیخوپورہ

گواہ شد :- سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا ننکانہ صاحب۔

## مسل ۱۸۳۹۵:-

میں ماسٹر رشید احمد قمر - ولد ماسٹر غلام محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت مدرس عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن کوچہ احمدیہ ننکانہ صاحب ڈاکخانہ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۳/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ یک صد تیس روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری وصیت آج کی تاریخ سے منظور فرمائی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد :- رشید احمد قمر ولد غلام محمد صاحب کوچہ احمدیہ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ

گواہ شد :- سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا

گواہ شد :- اللہ داد خان سیکرٹری مال ننکانہ صاحب

## مسل ۱۸۳۹۶:-

میں ماسٹر غلام محمد ولد اللہ بخش صاحب قوم راجپوت پیشہ منشی وکیل عمر ۷۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ننکانہ صاحب ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۳/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میں بطور منشی وکیل کے کام کرتا ہوں مجھے اس وقت پچاس روپے تنخواہ ملتی ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت آج کی تاریخ سے منظور فرمائی جائے۔

العبد ماسٹر غلام محمد پسر چوہدری اللہ بخش صاحب راجپوت - کوچہ احمدیہ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ

گواہ شد - فضل احمد بقلم خود

کوچہ احمدیہ۔ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ

گواہ شد - سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا

## مسل نمبر ۱۸۳۹۷

میں زہرہ بیگم زوجہ علی محمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن نوکوٹ ڈاکخانہ نوکوٹ ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۴/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔

زیور کانٹے طلائی ایک تولہ ۔۔ ۱۲۵ روپے

بالیاں طلائی ۷ ماشہ قیمت ۷۵ روپے

۲- حق مہر مبلغ دو صد روپے - کل چار صد روپے ہے - میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ :- زہرہ بیگم بقلم خود

گواہ شد :- علی محمد خاوند موصیہ

گواہ شد :- محمد اکبر افضل مربی سلسلہ احمدیہ تھرپارکر

بلند پایہ تربیتی ماہنامہ ”انصار اللہ“ ربوہ ”ہر احمدی گھرانے میں پہنچنا چاہیئے“ سالانہ چندہ صرف چھ روپے

ناظم اشاعت

# اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب اور نقص سے پاک ہے

## نہ وہ اپنے بندوں کو بے یار و مددگار چھوڑتا ہے اور نہ اپنے وعدوں کی خلاف ورزی کرتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ النصر کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ۔ جیسا کہ حل لغات میں بتایا جا چکا ہے۔ سَبِّحْ کے معنے اللہ تعالیٰ کی ذات کو تمام عیوب اور نقائص سے مبرا قرار دینے کے ہوتے ہیں اور حمد کے معنے ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں تمام خوبیوں کے ہونے کا اقرار کیا جائے۔ گویا اس آیت میں یہ مضمون بیان کیا گیا ہے کہ اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات پر ہماری نصرت ختم ہو جاتی اور فتوحات کا سلسلہ بند ہو جاتا تو مسلمان بجا طور پر کہہ سکتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے ساتھ وفا داری نہیں کی۔ اور اسی طرح کفار بھی یہ کہہ سکتے تھے کہ مسلمانوں کو جو فتوحات محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوئیں وہ محض ان کی ذاتی قابلیت کے نتیجہ میں تھیں۔ اور آپ کی وفات کے بعد فتوحات کا رک جانا اسلام کے سچا نہ ہونے کا بین ثبوت ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کو ان ہر دو امور سے بری ثابت کرنے کے لئے اپنے رسول کو یہ اطلاع دے دی کہ نہ تو آپ کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بے یار و مددگار چھوڑے گا اور نہ فتوحات کا سلسلہ بند ہو کر مخالفوں کے لئے خوشی کا موقع پیدا ہوگا۔ جب اللہ تعالیٰ نے سورۃ نصر کی آیات کو نازل کر کے اپنے آپ کو ان الزاموں سے بری ثابت کر دیا ہے تو اے رسول اللہ اب آپ کا بھی فرض ہے کہ آپ پوری طرح اعلان کر دیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب اور نقص سے پاک ہے۔ نہ تو وہ اپنے بندوں کو بے یار و مددگار چھوڑتا ہے کہ اس پر کوئی الزام عائد ہو اور نہ اپنے وعدوں کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ اور چونکہ اس نے باوجود مخالف حالات کے مسلمانوں کو غالب کر دیا ہے۔ اور آئندہ بھی غالب کرتا چلا جائے گا۔ اس لئے وہ اس بات کا مستحق ہے کہ اس کی حمد کے گیت گائے جائیں۔ اور یہ کہا جائے کہ ہر خوبی اس کی ذات میں پائی جاتی ہے۔

پھر اس آیت میں لفظ رَبّ استعمال فرمایا۔ یعنی یہ کہا ہے کہ اپنے رب کی حمد کرو۔ یہ نہیں کہا کہ اللہ کی حمد کرو۔ رب کے معنوں کے اندر یہ مفہوم پایا جاتا ہے۔ کہ ادنیٰ حالت سے ترقی دیتے دیتے کمال تک پہنچ گیا۔ گویا رب کا لفظ اس آیت میں استعمال کرنے میں یہ حکمت ہے کہ تا یہ بتایا جائے کہ اللہ تعالیٰ اس لئے حمد کا مستحق ہے کہ اس نے مسلمانوں کو ضعف کی حالت سے اٹھا کر ساری دنیا کا مالک بنا دیا۔ پس جو کسی پر اتنا فضل کرے وہ بہر حال حمد کا مستحق ہوگا"

(تفسیر کبیر جلد ۶ جزو ۴ حصہ ۴۔ ص۱۳۸، ص۱۰۱)

---

# ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

مظفر آباد ۳ ستمبر۔ مقبوضہ کشمیر میں ہندی کو تعلیمی جماعت سے ذریعہ تعلیم قرار دے دیا گیا ہے جنگ بندی لائن کے اس پار سے آمدہ اطلاعات کے مطابق صادق حکومت نے یہ فیصلہ بھارت کے وزیر تعلیم مسٹر کریم چھاگلہ سے صلاح مشورہ کے بعد کیا ہے۔ مسٹر چھاگلہ نے حال ہی میں سری نگر کا دورہ کیا تھا۔ صادق حکومت کے اس فیصلے کے خلاف کشمیری مسلمانوں میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے انہوں نے کٹھ پتلی حکومت کے اس اقدام کو اردو کے خلاف سازش قرار دیا ہے ایک اور اطلاع کے مطابق مقبوضہ کشمیر میں ایک متعصب ہندو پنڈت اوتار ناتھ ڈار کو نام نہاد پبلک سروس کمیشن کا سیکرٹری مقرر کیا گیا ہے۔ پنڈت ڈار مسلمانوں کا بدترین دشمن ہے اور سازشوں کا عیار کھلاڑی سمجھا جاتا ہے۔

مظفر آباد ۳ ستمبر۔ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج نے جنگ بندی لائن کے ساتھ ساتھ اشتعال انگیز کارروائیاں تیز کر دی ہیں۔ بھارتی فوج نے اگست کے پہلے پندرہ دنوں کے دوران جنگ بندی لائن کی ۲۸ خلاف ورزیاں کیں۔ جنگ بندی لائن سے موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق بھارتی فوج نکیال سیکٹر میں زیادہ سرگرم عمل ہے۔

لاہور ۳ ستمبر۔ گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان نے کہا ہے کہ بھارت نے دریائے گھاگرا کے سیلاب کا پانی مغربی پاکستان کے علاقہ فورٹ عباس کی طرف چھوڑ کر ہمارے لئے جو مشکلات پیدا کی ہیں حکومت اس صورت حال سے عہدہ برآ ہونے کے لئے مثبت اقدامات کرے گی۔ گورنر مغربی پاکستان کل راولپنڈی سے لاہور پہنچنے پر ریلوے اسٹیشن پر اخبار کے نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ صوبہ میں چینی کی پیداوار اس سال ایک لاکھ ٹن بڑھ گئی ہے انہوں نے بتایا کہ مغربی پاکستان سے چینی مشرقی پاکستان برآمد کی جائے گی۔ اس کے علاوہ بیرونی ممالک کو بھی چینی برآمد کی جائے گی

بہاولپور ۳ ستمبر۔ دریائے گھاگرا کے سیلاب کا پانی کل فورٹ عباس کے علاقہ میں ایک میل تک پھیل گیا ہے۔ بعض مقامات پر پانی کی سطح تین فٹ تک بلند ہے۔ یہ سطح برابر بلند ہو رہی ہے ہاکڑہ کے قریب سیلاب کا پانی حفاظتی بند سے ٹکرا رہا ہے جس سے صورت حال خطرناک ہو گئی ہے۔

واضح رہے کہ کل بھارتی حکام نے بیکانیر سے دریائے گھاگرا کا پانی بہاولپور کی تحصیل فورٹ عباس کی طرف موڑ دیا تھا۔ اور پاکستان کی معیشت کو نقصان پہنچانے اور شہری آبادی کو ہراساں کرنے کی مذموم کوشش کی تھی۔ بہاولپور ڈویژن کے کمشنر مسٹر حسین حیدر کی ہدایت پر ضلعی حکام نے مقامی باشندوں کو خبردار رہنے کی ہدایت کر دی ہے اور انہیں حفاظتی مقامات پر پہنچانے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

جکارتہ ۳ ستمبر۔ انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر عبدالرحیم احمد سوکارنو نے اپنے نکتہ چینوں کو چیلنج کیا ہے کہ وہ صدر پر غداری کے الزام کا ثبوت پیش کریں۔ انہوں نے کل انڈونیشیا کے چند سفیروں کے حلف اٹھانے کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں نے ملک اور قوم سے کوئی غداری نہیں کی اور لوگ مجھ پر بے بنیاد الزام لگا رہے ہیں۔

صدر سوکارنو نے جو انڈونیشی زبان کے شعلہ بیان مقرر ہیں اپنے مخصوص انداز میں تقریر کی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ملک اور قوم کے مفاد سے کبھی کوئی غداری نہیں کی۔ میں نے قوم اور ملک کی خدمت کو اپنی زندگی کا نصب العین بنا رکھا ہے میں ان الزام تراشی کرنے والوں کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ میرے خلاف غداری کے الزام کا ثبوت لائیں۔

لاہور ۳ ستمبر۔ ثانوی تعلیمی بورڈ نے اعلان کیا ہے کہ انٹرمیڈیٹ کے نتائج کا اعلان ۱۹ ستمبر کو شام کے چار بجے کیا جائے گا۔ یہ امتحان امسال جون میں ہوا تھا۔

---

## داخلہ

### فضل عمر ہومیوپیتھک کالج

فضل عمر ہومیوپیتھک کالج کا اجراء عنقریب ہونے والا ہے خواہشمند اصحاب درخواستیں جلد سے جلد صدر فضل عمر ہومیوپیتھک ایسوسی ایشن کے نام ارسال کر دیں۔ چار سال کا کورس ہوگا۔ درخواست دہندہ کم از کم میٹرک پاس ہو۔ فی الحال کلاسیں شام کو ہوا کریں گی۔ مفصل کوائف سیکرٹری فضل عمر ہومیوپیتھک ایسوسی ایشن سے حاصل ہو سکتے ہیں۔

سیکرٹری
فضل عمر ہومیوپیتھک ایسوسی ایشن ربوہ

---

## درخواستِ دعا

میری امی جان اہلیہ سردار عبدالقادر صاحب سیکنڈری اسکول چنیوٹ ایک ہفتہ سے بیمار ہیں احباب جماعت دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرمائے آمین

(نجم المنار۔ چنیوٹ۔)

---